47060 ـ صلیب کے مشابہ ہار پہننے کا حکم

سوال

میں نوجوان ہوں، اور میری ایك مسلمان دوست ہے جو صلیب کے مشابہ قسم کا ہار گردن میں پہنتی ہے، وہ ہار فرعونی چابی جسے زندگی کے راز کی چابی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جو ٹی (T) کی شکل میں صلیب کے مشابہ ہوتی ہے، تو کیا یہ ہار حرام ہے یا کہ مباح، اگر وہ ہار فی ذاتہ صلیب نہیں تو پھر میری دوست کو اس سے پریشانی ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ ہار پہننا حرام ہے؛ کیونکہ یہ فرعونی چابی کی شکل میں ہے اور یہ معروف و معلوم ہے کہ فرعون کافر تھے، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کفار کے شعار میں سے کوئی شعار پہنے یا پھر جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے اسے زیب تن کرے، اور جب اس چیز میں یہ بھی ہو کہ وہ صلیب کی شکل میں ہو جس کی نصاری عبادت کرتے ہیں اور یہ اس کی یقینی حرمت کا ایك اور سبب ہے.

صلیب والی چیز کے استعمال کو منع کیا گیا ہے، جس چیز میں صلیب ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے توڑ دیا کرتے تھے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" گھر میں جو چیز بھی صلیب والی ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے توڑ دیتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5952).

اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اس ہار کو زیب تن کرنے میں کفار کی مشابہت بھی ہوتی ہے، جس سے بہت ساری احادیث میں منع کیا گیا ہے، جن میں سے ہم چند ایك ذیل میں بیان کرتے ہیں:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سےمشابہت کرنا حرام ہے، اگرچہ اس کا ظاہر کفار کی مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا تقاضا کرتا ہے "

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (1 / 237).

2 ـ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معصفر سے رنگے ہوئے کپڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

یہ کفار کے لباس میں سے ہے، تم اسے مت پہنو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2077).

مسند احمد میں اس حدیث پر احمد شاکر تعلیقا کہتے ہیں:

" یہ حدیث صریح نص کے ساتھ لباس، اور زندگی اور ظاہر میں کفار کے ساتھ مشابہت کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، پہلے دور سے اب تك علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: مسند امام احمد تحقیق احمد شاکر (10 / 19).

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ظاہری امور میں مشابہت اختیار کرنے سے اخلاق و اعمال میں مناسبت اور مشابہت پیدا ہوتی ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار اور عجمیوں اور اعراب سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، اور مرد و عورت منع کیا ہے کہ وہ کسی دوسری جنس کی مشابہت اختیار کریں، جیسا کہ مرفوع حدیث میں وارد ہے

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے " اھ.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 154).

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ہار پہننا جائز نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے ممانعت کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" کفار کی ممنوعہ مشابہت سے مراد یہ ہے کہ: جو ان کی مخصوص عادات ہیں، اور جو کچھ انہوں نے دین میں نئے اعتقادات اور عبادات ایجاد کر لیے ہیں اس میں ان کی مشابہت کرنا منع ہے، جیسا کہ داڑھی منڈانے میں کفار کی مشابہت کرنا.....

اور اسی طرح انہوں نے جو تہوار اور موسم بنا رکھے ہیں، اور نیك و صالح لوگوں میں غلو کر رکھا ہے، اور ان سے مدد اور استغاثہ کرتے اور ان کی قبروں کے گرد طواف کرتے اور ان کے لیےنذر و نیاز دیتے اور بکرے ذبح کرتے ہیں.

اور اسی طرح ناقوس و طبل بجانا، اور گردن یا گھروں میں صلیب لٹکانا، یا مثال کے طور پر ہاتھ پر صلیب گدوانا ... "

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء (3 / 249).

ایسے ہی فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

مسلمان شخص کے لیے صلیب پہننے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر اس کے سامنے صلیب پہننے کا حکم بیان کر دیا جائے، اور اسے یہ بتا دیا گیا ہو کہ یہ عیسائیوں کا شعار اور علامت ہے، یہ صلیب پہننا ان عیسائیوں کی طرف منسوب ہونے اور جن باطل دین پر وہ ہیں اس پر راضی ہونا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان صلیب پہننے پر مصر ہو تو اس کے کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کریگا تو بلاشك وہ انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا المآئدة (51).

اور پھر اس میں عیسائیوں کے اس وہم و عقیدہ کی موافقت بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی نفی کرتے ہوئے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے:

حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے (عیسی علیہ السلام) کو قتل کیا، اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا، لیکن ان کے لیے (

عیسی علیہ السلام کا) شبیہ بنا دیا گیا النساء (157).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 119).

دوم:

سائل نے اپنے سوال میں اشارہ کیا ہے کہ اس کا ایك اس لڑکی کے ساتھ تعلق ہے، اور اس سے دوستی ہے، ظاہر یہی ہے کہ ان دونوں کے مابین یہ تعلق اور دوستی شادی کے بغیر ہی قائم ہے، اور ایسا تعلق قائم کرنا حرام ہے، دین اسلام ایسے تعلق قائم کرنے سے منع کرتا ہے؛ کیونکہ کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ رہے، اور اسی طرح کوئی بھی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی، اس لیے کہ ایسا کرنے میں اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے حرام کردہ افعال کا ارتکاب ہے، جس میں نرم لہجہ میں باتیں، اور ایك دوسرے کو دیکھنا، یا پھر خلوت و فحش گوئی اور فحاشی، یا ایك دوسرے کو چھونا وغیرہ شامل ہے.

اور اس لیے بھی کہ اس میں دل میں خرابی پیدا ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ تعلق، اور اس کی عبودیت میں بھی خرابی آتی ہے، چاہے حسی طور پر ان دونوں کے مابین فحاشی نہ بھی ہو.

واللہ اعلم .